جلد ۹   نمبر ۳۶

مضامین غیر

یکشنبہ ۱۲ ستمبر ۱۹۳۷ء

گردشِ پیمانہ

(مقابل ہے شانِ حسن دوبالا ہو جاتی ہے۔ "پیمانہ" کی بعض نظموں کی تقلید ایک شاعر غرّا نے کی ہے ایک شعر پیمانہ کا پڑھیے اور اسی کے مقابل ہمارے شاعر کا کلام ملاحظہ فرمائیے۔ خدا نے چاہا تو متبوع و تابع دونوں کا حسن کلام لطف دے جائے گا۔ فقط۔ "ایڈیٹر")

خرابِ رنگ و بو

(صحرائے تنہائی میں ایک مست مناظر دوشیزہ کو دیکھ کر)

بحر ناقوس

فعل فعل فعل فعل فعل فعل فعل فعل

او دیہاتی جوش و نور میں عریاں ہو جانے والی / او رعنائی رنگ و بو کا ساماں ہو جانے والی
اظہار دوشیزگی کو ابھرے بالوں والی / او نرگسیں ہونٹوں والی او عنابی گالوں والی
یہ تیرا نورانی پیکر کس دریا کا موتی ہے / یہ نیلم میں صبح ملاحت کیا ایسی بھی ہوتی ہے
سینہ ہے یا جوش کا گلشن [illegible] میووں کی / ہاتھ ہیں یا نازک کلیاں گوندھی ہیں جوہی کی
تو ہے کوئی مست لطافت جنگل جنگل پھرتی ہے / پروانہ بنکر فطرت کی ہر آلائش پر گرتی ہے

پھولوں کی بو لینے والی یوں مغلوب جوش نہ ہو
تیری مستی لوٹنے والا کوئی یہاں روپوش نہ ہو

یہ خلوت نازِ رنگ و بو اور یہ تیری تنہائی / اس عالم میں تیری قسمت جھلکانے کیسی آئی
بزم عیش و ناز میں چل تو شوق کی گویا [illegible] / دیکھ تو کتنی جانیں تجھ پر صدقے ہونے والی ہیں
جنگل پر حیرت تیری کیفیت سے طاری ہے / تیرے تبسم سے ظالم اک کیف کا چشمہ جاری ہے
حسن کی او بیباک جوانی [illegible] احساس ہیں / ہوش میں آجا ہوش میں [illegible]
نازش ہے تجھ پر فطرت کو خود اسکی تنویر ہے تو / اور فطرت پر مٹنے والی فطرت کی تصویر ہے تو

اٹھ تیرے جذبات کا محشر صحرائے خاموش نہ ہو
تیری مستی لوٹنے والا کوئی یہاں روپوش نہ ہو

تو بھی تو باغ فطرت میں رنگ و بو کی مستی ہے / تیرے حسن دوشیزہ میں ہوش کی پستی بستی ہے
مست ہوئے گل ہو کر تو ہوش سے کیوں بیگانی ہے / ظلم [illegible] دیکھ کر دنیا خود تیری دیوانی ہے
تو خود ہے جو رنگی دلکش فردوس زیبائی ہے / ہاں تیرے ہی عکس رخ سے [illegible] رعنائی ہے
ہاں تیرے ہونٹوں کی رنگت [illegible] کرتی ہے / تیری ہر کافر ادا اک میخانہ برساتی ہے
صورت خوب خیالی ہے صہبائے فطرت پینے کی / [illegible] تیرے سینے کی

ہوش میں آجا او دیوانی بدمست و بیہوش نہ ہو
تیری مستی لوٹنے والا کوئی یہاں روپوش نہ ہو

تخئیلِ ذوق و مس

(مکان آبادی میں ایک خمار آلودہ "آلام ضعیفہ" کو دیکھ کے)

بحر بڑک

ہم بستا بس بستی بوتا ہم بس بستی بستی بوتا

او نقرئی سکونِ ضعیفی میں پاجامہ پہنانے والی / او قصرِ تنفرِ انسانی کی جھلک ہو جانے والی
اے [illegible] ضعیفہ جلے دبلے بالوں والی / او بدرنگ لبوں والی بے رونق گالوں والی
یہ تیرا بے نور سا پیکر سستے سنگ کا ڈھیلا ہے / کیا عشق کی شام ملاحت کا تو ہی اک میلا ہے
پیٹھ تری کر [illegible] صحرائے [illegible] ہوگی / جھکی ہوئی یہ دونوں ٹانگیں [illegible]
تو ہے کیا ہشیار نکہت گھر کے اندر گھرتی ہے / اور گلی کے ہاٹ کے صورت گھر گھر پھرتی ہے

تجھ سے بھڑک کے بھاگنے والا دیکھ کوئی خرگوش نہ ہو
رنگ سکوں کا پھیرنے والی ہوش میں آ بیہوش نہ ہو

یہ ہنگامہ محشر کا اور یہ تیری تنہائی / اس عالم میں واہ رے مصیبت کہاں [illegible] آئی
چل مقبرہ کے کنج میں چل تو قبر کی گوری خالی ہے / [illegible] لوگوں پر تو صدقے ہونے والی ہے
گھر کی [illegible] پر تجھ سے قسمت کی طاری ہے / [illegible]
بصورت [illegible] / [illegible]
تجھ سے [illegible] تیری ہے تو / [illegible] چاند کی اک تصویر ہے تو

اوڑھ کے چادر [illegible] سر پیروں سے روپوش نہ ہو
رنگ سکوں کا پھیرنے والی ہوش میں آ بیہوش نہ ہو

تو [illegible] عورت میں جنگ برس کی [illegible] ہے / تیرے ضعیفی کے عالم میں [illegible] بستی ہے
تو ہشیار ہو کر خواب سے کیوں بیگانی ہے / [illegible] میں اکثر کی تو ہوتی ہے [illegible]
تو خود ہے کانٹوں کا گچھا [illegible] صحرائی ہے / ہاں تو نے [illegible] درد والی ہے
ہاں تیرے ہونٹوں کی رنگت [illegible] / تیری ہر خاموش [illegible] بن جاتی ہے
یہ صورت کیسی بھونڈی ہے [illegible] / بڑ بڑ بڑ بڑ [illegible] باتیں کر کچھ جینے کی

[illegible] موت سے ہم آغوش نہ ہو
رنگ سکوں کا پھیرنے والی ہوش میں آ بیہوش نہ ہو

تقابل نمبر ۲

باغبان کی لڑکی

تمام مرقع ہیں محزون حسن و لطافت ہے — قیامت کا اثر پنہاں ہے چشم بے حیا میں
تری عصمت ابھی ناواقف لطف محبت ہے — تری سیرت نظر مصور ہے پھولوں کی دنیا میں
ترا جلوہ مرے ذوق نظر کو خواب راحت ہے — ادھر آ تجھ کو لے لوں اپنی آغوش تمنا میں

مجھ کو ہلاک ناز کر حسن کو کر دے بے حجاب
ذوق فنا کو میرے آج بنا دے آفتاب

تبسم رقص کرتا ہے ترے لبہائے لعلیں پر — تری زلف سیہ فاموں سے ہم آغوش رہتی ہے
بہاریں بھی تصدق ہوتی ہیں تیرے رخسار رنگیں پر — تجلی تیرے جلووں کی وہاں بے ہوش رہتی ہے
بہت پُر لطف ہے تیری سکوت تازہ کا منظر — نگاہیں گفتگو کرتی ہیں تو خاموش رہتی ہے

مست مئے شباب آ اپنی نگاہ گرم سے
سینہ کی بزم سرد میں ڈال دے ایک انقلاب

ترے جذبات دل بیگانۂ عشق و محبت ہیں — تری معصومیت زینت دہ حسن مجازی ہے
تری رعنائیاں پروردۂ حسن و لطافت ہیں — تری رنگینی رخسار صرف جلوہ سازی ہے
چمن کے پھول اور غنچے تری تمنا سرت ہیں — تری فطرت پرستی باعث صد بے نیازی ہے

ترے غرور حسن سے جامۂ صبر تار تار
تیرا شباب دیکھ کر سینہ میں جوش اضطراب

اگر مہر کا کیجئے تو نہیں ترے رخسار کے شعلے — چمن کو پھونک ڈالے گی ترے جلووں کی عریانی
ہوا سے نظر آتے ہیں چمن باغ میں چشمے — لب جو رو کے قابل ہے غنچوں کی پریشانی
چمن کا ذرہ ذرہ ہٹ گیا ہے اپنے مرکز سے — ذرا آنکھیں اٹھا کر دیکھیے آشفتہ سامانی

ڈال دی ایک بیک ترے حسن نگاہ سوز نے
پھولوں کی انجمن میں ایک کشمکش صد اضطراب

ذوقی

لکڑ ہارے کا لونڈا

وجود نازنین تیرا عصائے سقاہت ہے — ہوا دہر کا مستقل ہے غفلت کدہ یا میں
تری رفتار تیرے دم آرائے ذوق تمام جلتے ہیں — تری غربت ابھی صد حسرت اس کی بیتاب ہیں
تری ہر گنگی چشم بصیرت کی قیامت ہے — چلا جا جسم تیرے ہو کے صحرائے تمنا میں

دختر باغباں کا حسن تجھ کو کرے کامیاب
عشق کا باندھ چٹ لنگوٹ ہو نہ برہنہ بے حجاب

جو گرد جنگل کی ہوا ہے تری چشم خشک میں ہے — تیرے پیروں میں اکثر تجلی باہوش ہوتی ہے
بلائیں زندہ ہوتی ہیں تری پیکر کی گلیوں پر — صدائے اپ گوں اکثر وہاں گوش ہوتی ہے
ترے شور عالم انگیز سب کی پیشانی پر — بکا کرتا ہے تو لیکن زباں خاموش رہتی ہے

سست خمار شیب جا جلد کلام بزم سے
محفل آرام گوش میں ٹھونس دے اپنا اضطراب

ترے شور تخیل واقف صد آدمیت ہیں — شقاوت تیری برہم ساز عشق جلسازی ہے
تری بدزیبیاں صورت نگار خشم خلقت ہیں — طبیعت پر تری صدمے زیادہ جلد بازی ہے
درخت اور اڑنگے سب ترے ہمسایۂ رحمت ہیں — یہ تیری تندرستی باعث طول درازی ہے

ترے شور عشق سنگ دل چشم زار زار
تیرے فوٹو دیکھ کر بیٹھیں گرسنہ محو خواب

اگر گرد کا کیجئے تو نہیں تری رخسار کے گرد لے — کسی صحرا سے تنہا میں نہ ٹھہرے گی بیابانی
ہیں اطمینان آگیں جس جس جا تو بیٹھے — کنارہ آب ترک بار حافظا کی غزل خوانی
گڑوں کی مل گئی ہے خاک سرگرانی کے بلنے سے — ذرا سن کان رکھ کر قصۂ اقبال جاپانی

چھوڑ دی مل کے اک صدا نغل طرب فروز نے
محفل خار منتشر ہو گئی کی کے بیچ و تاب

فوقی

لطائف

جزو غیر منقسم

"کیوں جی تمہاری تو تین شادیاں ہوئیں؟"
"جی ہاں ۔ پہلی ایسی نیک تھی کہ اسے خدا نے بلا لیا ۔ دوسری ایسی بد تھی کہ اسے شیطان لے بھاگا"
"اور تیسری؟"
"بس کچھ نہ پوچھیے اسے نہ خدا پوچھتا ہے نہ شیطان"

دہشت ستارہ

[illegible]

صاف کر رکھی ہیں کہو تمہی تک باقی نہ رہی کچھ پرواہ ل چھپا چہرہ نا کیسر ہو گیا ۔ پہلی بہت دیر تک غور سے صورت دیکھتی رہی آخر چلا کے بولی ۔ "واہ تم لاکھ بھیس بدلو مصنوعی چہرہ لگاؤ مگر میں تمہاری آواز پہچان لوں گی ۔"

عدم منافات

ایک ۔ "تو چور ہے"
دوسرا ۔ "تو بے ایمان ہے"
لوار مصلح ۔ "کیا جھگڑا ہے؟"
ایک ۔ "یہ مجھ کو چور کہتا ہے"
دوسرا ۔ "یہ مجھ کو بے ایمان بناتا ہے"
مصلح ۔ "یہ اپنی اپنی رائے ہے اور منطق کی رو سے دونوں صفتیں مرتفع بھی ہو سکتی ہیں جمع بھی ہو سکتی ہیں ۔ لہٰذا تم دونوں سچے بھی ہو سکتے ہو جھوٹے بھی"

آریہ سماج کی تردید میں اسلامی میگزین

ابلیس [illegible] حقیقت [illegible] مہرشی [illegible] کی تعداد [illegible]

ملنے کا پتہ

مہتمم عثمان بک ایجنسی ۱۱ فیروزپور پنجاب



ماہیان زہرہ گداز

حکومت ہند۔ اجی کیا غضب میں جان ہے۔ مچھلیوں کا پتا تو دیکھو!

جان بل۔ قانون اصلاحات دیکھو۔ تمہیں ہر وقت شکار کا اختیار ہے۔ ہماری طرف سے اطمینان رکھو۔

تردید

مجسٹریٹ (ملزم سے) "ہاں تو کیا تم راہگیروں کی جیب نہیں کترتے؟؟"

ملزم: "ہرگز نہیں جس کسی نے آپ کو خبر دی وہ جھوٹا ہے بندہ جیب کترتا ہے۔ کترتا نہیں"

حفاظت نفس

ٹریم گاڑی مسافروں سے کھچا کھچ بھری تھی اتنے میں ایک موٹے تازے بھاری بھرکم صاحب بلا در پہلوان عادی کے لحاظ سے عوج بن عنق کے پوتے تشریف لائے آپ کے آتے ہی گاڑی کی تمام وسعت بھر گئی اور ایک نوجوان کا پاؤں کچل گیا غریب نوجوان گھبرا کے کھڑا ہو گیا کہنے لگا۔ حضرت اب آپ ہی بیٹھیے بندہ ایسے بیٹھنے سے درگزرا۔

الغریب "اوہ آپ بڑے بامروت نہایت صاحب اخلاق حد درجہ کے متواضع ہیں"

نوجوان "جی نہیں تہذیب و مروت گئی اپنی ایسی تیسی میں جان کی حفاظت فرض ہے۔"

جمع بین الاختین

لڑکا (بی بی سے) "دوسری شادی کر کے دیکھ لو۔ بھلا میری طرح وہ شیطان کی بچی کیا تباہ کرے گی"

خاوند "بھلا دو سگی بہنوں سے ایک ہی وقت میں نکاح کیونکر ہو سکتا ہے؟؟"

راقم وحید

ہندی ندیم کا خط

پیارے پنچ۔ دیکھا آپ نے؟ جو ہونا چاہیے تھا وہی ہوا۔ اور جو ہونا چاہیے تھا وہ نہ ہونے پایا۔ خوب جوتی پیزار ہوا اور خوب سر پھٹول ہوئی کسی کا سر ٹوٹا۔ کسی کی ناک شہید ہوئی۔ کسی نے بھالا اور بوریا دھنا سمیٹ خدا گنج کی راہ لی۔ ہا ہا عمو پلشد نابینا کی نصیحت کسی نے بھی نہ سنی کہ یارو کب تعزیہ داری نہیں ہوتی کب رام ڈول نہیں اٹھا۔ کب اذان نہیں ہوئی کب سنکھ نہیں پھونکا۔"



کانگریسی جدوجہد

سنگ آمد و سخت آمد

"تبل تو جلال تو۔ کوہ نفاق کو ٹال تو"

اس تحفہ نخستی کا نتیجہ اور تو جاہے جو کچھ ہو مگر فی الوقت میں ہمارے سیدھے سادے ووٹے پیٹے ریاست گیش بڑے میاں (عامہ ماٹو ذمی) کی جان نکل گئی۔ اس منحنی جسم کو دیکھیے اور تا بڑ توڑ اکیس خاتون کو دیکھیے۔ اسے شہر کے اندیشے سے دبلا ہونا اسی کو کہتے ہیں۔ جن کے کلمان یہ مصیبت اٹھائی انکا حال یہ ہے کہ بڑھاپے پر ترس نہیں کھاتے گویا اپنے دل میں کہتے ہیں "بڈھے کے مرتے آج مر جاؤ۔" پرواہ کسے ہے اس بلجک میں بزرگوں کی قدر نہیں ہے۔ ایک زمانہ تھا کہ اگر کسی شخص نے جان دینے کی دھمکی دی ادھر گھٹنے والے کے پیٹ میں جو ہے چھوٹے اول ووٹر کا دکھیں ایسا نہ ہو کہ یہ گناہ جان پر کھیل جائے اور اسکا عذاب ہماری جان پر پڑے یہ جان دینا تو بڑی چیز ہے ایک برہمن جنیو توڑنے کی دھمکی سے سینکڑوں آدمیوں کو مجبور کر دیتا تھا۔ ایک فقیر کی بد دعا ہزاروں کو مرعوب کر لیتی تھی۔ بھلا آپ ہی کہیے اسی لکھنؤ میں اس طرح کے قصے تھے؟ سن آیا ہم نے تو نہ دیکھے نہ سنے۔

آج ہمارے شہر کا مشہور روزانہ "ہمدم" اپنے ۱۵ ستمبر نہایت فخر و مباہات کے ساتھ لکھتا ہے "۱۳ ستمبر کو مکارم نگر میں کوئی ہنگامہ نہیں ہوا" اور کیسے ہوتی یعنی ہوئے کہ وہاں جنگ عام تھی شاید حق ہے مکارم نگر کے رہنے والوں کو کچھ نہیں آ سکتا ہی پڑتے لیکن یہ خدا کے بندے بالکل خاموش رہے۔ "کاتب تمام"

گکروں کے لیے اکسیر طلسی سرمہ

[illegible]

حکیم بہاری لال سندال نمبر کارخانہ طلسی سرمہ ڈیرہ اسمٰعیل خاں صوبہ سرحد

لوگوں کی آواز سنو

[illegible]

وید شاستری سنی شنکر گوندجی جام نگر کاٹھیاواڑ

مقبول خاص و عام

تمباکوئے خوردنی

پتی! گولی!! قوام!!!

پتہ ذیل سے طلب کیجیے

مسٹر مرتضیٰ خاں تاجر تمباکوئے خوردنی لکھنؤ

فہرست مفت

لکھنؤ اس وقت سکام نگر کے رہنے والوں سے سبق لیتا اور باہمی رواداری سے رہنے کے طریقے سیکھتا اگر کوئی یہ کہے کہ سکام نگر میں زیادہ آبادی ہی زنانوں کی ہے بھلا وہ کیا ہوتے تو یہ اسکی خام خیالی ہے اُسے چاہیے کہ غدر لکھنؤ کے واقعات صفحات تاریخ میں دیکھے یہی زنانے تھے جنہوں نے مورچا سنبھالا تھا اور ان صورت حرام مردوں کے کان کاٹے جنہوں نے عمر بھر سرکاری نمک کھایا اور وقت پر دشمن سے مل گئے۔ ابھی زنانے اگرچہ ہتھیار نہیں رکھتے لیکن ادھر انھوں نے تالی بجا کے ہاتھ بہا کی رکھی ادھر اچھے اچھے وزن ہیل جوانوں کے اسکے حواس غائب غلہ ہوجاتے ہیں۔

بہ نگاہ غور ملاحظہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ لکھنؤ میں جو لڑائی ہوتی وہ زنانوں اور ہیجڑوں کی جھگڑے کچھ زیادہ وسیع نہیں ہے کسی کو اکیلا پا کے ہیجڑوں کی طرح چپٹ جانا ہیجڑوں کے نزدیک بھی شرمناک ہے۔ نہتے مسافروں کی زدوکوب کسی بہادر کے واسطے قابل فخر نہیں۔

الغرض بازار مرگ گرم ہے۔ ساتھ ساتھ گاندھی ذبلے ہوتے جاتے ہیں مسٹر محمد علی و شوکت علی مارے غم کے موٹے ہوتے جاتے ہیں شہر میں حکیم و حاذق کی ہے وہ دکانیں بند رہیں۔ گھروں میں ماتم ہوئے۔ گلو منہدی نے بھی صفحۂ قرطاس پر بایں الفاظ سیہ نگاری فرمائی۔

بازار مرگ

یہ وہ عالم ہے کہ جس میں گرم ہے بازار مرگ
دیکھنا پڑتا ہے ہر جاندار کو دیدار مرگ
جو خوشی سے چڑھ گیا اس پر وہی منصور ہے
ایستادہ ہے ہر اک کے واسطے یاں دار مرگ
گلشن ہستی میں ہر جاندار ہے نخل فنا
پھر بھلا کیونکر نہ نکلے اس میں برگ و بار مرگ
مرد میداں سے ہمیشہ مرگ کو رہتا ہے خوف
بزدلوں پر چوٹ کرتی ہے سدا سرکار مرگ
بستر گل پر جنہیں سونے کی عادت پڑ گئی
پشت اور پہلو میں چبھتا ہے انھیں کے خار مرگ
ایک پاؤں ہے چتا اور ایک ہے گورستاں
اسطرح مصروف کار و خویش ہے پرکار مرگ
جتنے دنیا دار ہیں آگے جھکا دیتے ہیں سر
لیکن اس جانب کے آگے جھک گیا پندار مرگ
سچ ہے دنیا یہاں کی چیز ہو کہ صبح ہے
جو ہو بیکس کیوں نہ وہ جیتے بھلا بیکار مرگ
وہ مہاجن کی صدا جس سے بھلا ہوش اب ہوا
چل رہی ہے ناؤ جن کا آفاق میں دینار مرگ
زندہ تھے ہمدرد اکثر گر انوکھی ہے بات
آگے ہی عیسیٰ کے طاری ہو گئے آثار مرگ
تھوڑے سے بیچارے تھے سب ناگہاں دل چلی
ہائی مردوں کو قتل یوں ہو گئی تکرار مرگ
کیا ارسطو کیا لقمان جس دم شب بہ کیا
سب ہوئے آخر زمین پشت آزار مرگ
ایسی تقریریں کیں لا کر گئے افراد قوم
خادم قومی ہیں ہو یا کا قصہ اسرار مرگ
مولوی ہوں ماہوی ہوں شیخ ہوں یا برہمن
سب کے سر ہے درسگاہ دہر میں دستار مرگ
واہ ری پالیٹکس مروا کے تھے زندہ ہیں ہم
بعد پٹ جانے کے کرنا ہی پڑا اقرار مرگ

راقم
ہندی ندیم

شکایت نامہ بنام ڈپٹی کمشنر لکھنؤ

ملتے نہیں پانہ ہائے غضب اب کوئی تنبدبی ہے
ہے نام بدنام ہم لوگوں کا اس شہر کی ناکہ بندی سے

واہ ڈپٹی کمشنر صاحب واہ۔ وہی مثل ہے مرے کو ماریں شاہ مدار۔ ایک تو مفلسی تھا ... زیوں کی وجہ سے یوں ہی ہم غریبوں کی بازار سرد ہے دوسرے آپ نے جو ایک اشتہار سے شہر میں ترقی تھی کہ رات کو کوئی گھر کے باہر قدم نہ رکھے۔ چاہے دشمنوں کا پیٹ ہی کیوں نہ پھٹ جائے اس حکم نے اور مفلسی میں آٹا گیلا کر دیا۔ بھلا بتائیے تو سہی جب سر شام ہی سے آمد و رفت بند ہو جاتی ہے تو کوئی شریف مرد آدمی ہمارے یہاں کا ہے کو آئے گا۔ چوہی اور ...... سے کی دوکان والے بھی کہ

کستی ہے تیرے چہری تو سرکاری قانون میں جرم ہے .... چاری تمام آمدنی پر ٹیکس نہ بعضا ہے بتائیے ہم لوگ کمائیں گے نہیں تو سرکاری بھرنا کیونکر بھریں گے۔ ہم کوئی شامت زدہ کہیں بھول پڑے تو چوتولکا لے ہی کہنے لگتے ہیں۔ "اچھا خدا حافظ جاتے ہیں پھر آئیں گے کہیں ایسا نہ دیر ہو جائے اور سپاہی تھانے پر پکڑوا دے" اب لاکھ لاکھ ہم لوگ نخرے کرتے غمزے دکھاتے ہیں کوئی پروا نہیں کرتا۔ نہ ٹھکتا کام دنیا ہے نہ بسورنا۔ لالہ ...... نے تو آج آٹھ دس دن سے رونک ہی نہیں۔ کھولی آمدنی کا دروازہ بند ہے سو دکی ملتی ہیں فیاضی دکھاتے تھے سے ...

کل پرسوں نشہ ابھی ایک بیٹے کا بیاہ تھا بھلا اب کس برتے پہ تشریف لاتے۔ ہاں نواب ...... البتہ آدمی وضعدار ہیں آئے اور اگرچہ تب ہم نے ان کو باتوں میں بہلا بھی لیا گھڑی کی سوئی ایک گھنٹہ پیچھے کھسکا دی مگر جب بیچارے باہر نکلے تو سپاہی نے کوتوالی چبوترے کی سیر دکھائی بیچارے کی ستی بھولی ایسے سٹ پٹائے کہ گھگھی بندھ گئی کہنے لگے حضور کیا کروں محرم کا زمانہ ہے مجلس سے آرہا تھا کہ سپاہی صاحب نے پکڑ لیا" بارے تھوڑی سی شریفانہ گالیاں سن کے چھوٹے اور بگٹٹ گھر کی راہ لی۔ شہدہٗ خدا نے اس دن سے پلٹ کے کروٹ بھی نہیں لی خدا جانے دشمنوں کا مزاج کیسا ہے۔ اسی طرح سولری ...... والے صاحب کو عرس کا بہانہ کرنا پڑا تب جان بچی کوتوالی کی ہاں میں دو چار گالیاں انکو بھی سننا پڑیں بیچارے سوداگروں کی دوکان نمبر کھولنے کے واسطے منتی ہوں آپ برابر کوشش کر رہے ہیں مگر جب تک یہ نہ سنا کہ کسی نے ترس کھا کے ہم لوگوں کی ... کھولنے پر کمر باندھی ہو۔ آخر کیا ہم آدمی نہیں ہیں یا پیشہ دار نہیں ہیں یا ٹیکس نہیں دیتے جو سچ پوچھیے تو آج شہر کی رونق ہمارے دم قدم سے ہے۔ جب دنگا فساد ہوا تو چپے چپے ہو کا عالم تھا مگر ہاں ہمارا حصہ اسی طرح آباد تھا۔ اب ترقی

بیٹھ جانے سے رات بھیگی اور سٹے ہو گئے گئے دن
چڑھا یعنک دکھائی نہیں دیتی ہم کو ناچ مجرے میں
رات بھر جاگنے دن بھر سونے کی عادت تھی
آجکل ہر شام ہی سے منہ پیٹ کے پڑ رہتے ہیں
کیونکہ آمدنی کے سب راستے بند ہیں۔ اور ہم
لوگ لاچاری کا ٹھیکہ بجایا کرتے ہیں۔ انصاف
یہ ہے کہ اس پوری سہ ماہی کا ٹیکس ہم لوگوں کو
معاف کر دیا جائے۔ اے ہاں۔ دو مہینے محرم ماتم
میں کوئی آمدنی نہیں ہوتی اور ایک مہینہ آپکے
حکم سے یوں ہی خالی گزرا گزرنے والا ہے۔ سنا
کرتے تھے کہ زن زمین زر لڑائی کا گھر ہیں آجکل کا
دنگا فساد۔ عورت کے کارن ہے نہ زمین اور دولت
کے جلتوں جو لوگ عورت کو فساد کی جڑ بتاتے ہیں
انکو گریبان میں منہ ڈالنا چاہیے آجتک کسی
عورت کے بارے میں سارا شہر کبھی بربیز بربیز بولا
تو کوئی ایسا تیسا بتائے جو بہت لڑائی ہوئی تو
ایک آدھ کی ناک کے بانسے گئی بس اللہ اللہ
خیر صلاح وہ بھی دس بیس سال میں ایک آدھ
مرتبہ۔ اسمیں بھی لڑنے والے مرد ہوتے ہیں کوئی
عورت نہیں ہوتی۔ جائے تعجب ہے کہ آپ کی
حکومت میں ہم غریبوں کی آمدنی پر یوں پانی
پھر جائے اور کوئی اتنا بھی نہ پوچھے کہ لوگو تم پر
کیا گزرتی ہے تو میرے ڈپٹی کمشنر صاحب ہم
بے زبانوں کا ثواب لیجیے۔ تین مہینے کا ٹیکس
معاف کرا دیجیے اور جب انتظام رات کو ہوتا ہے
دو دن کو کر دیجیے دن بھر سب گھروں میں گھسے
بیٹھے رہیں اور رات کو نکلیں۔

قلم ہوا آپ کا اور کلام ہمارا ہو جائے

عرض

ناز نینان چوک

تصحیح

بجملہ ذوق و نفس کے پانچویں شعر میں دگھڑ و چار
مرتبہ پڑھیے۔
[illegible] کالم نمبر ۲ میں دوسرے بند کی ردیف
[illegible] کی جگہ "۔۔۔" پڑھیے۔

پنچ مل خدا - خدا مل پنچ

ابن سعود اور شریف حسین

ایک محدث اور نصرانی کا کشتی میں ساتھ ہوا
نصرانی صاحب نے شراب کا جام بھرا اور حلق میں
انڈیل لیا پھر محدث صاحب سے کہا کہ شوق فرمائیے۔
محدث صاحب بھی بے اندیشہ انجام بھر کے
پی گئے۔ نصرانی تھا دل لگی باز کہنے لگا مولانا یہ
پانی نہیں شراب ہے میرا غلام اسے ایک یہودی
مے فروش کی دوکان سے لایا ہے۔ مولانا نے جھٹ
سے ایک قدح اور چڑھا لیا اور فرمانے لگے۔ او
بیوقوف نصرانی اول تو تو کافر ہے تیری بات کا
اعتبار کیا۔ فاسق اور کافر وہ بھی ایک اکیلا اسکا
شہادت و روایت میں مقبول نہیں دوسرے اگر
تیرے قول کی درایت کی جائے تو یوں کہیں گے
روایت کی ایک نصرانی نے اپنے غلام سے کہ کہا اس
غلام نے کہ خریدی میں نے شراب ایک یہودی سے
پس تو بھی مجہول الحال تیرا غلام بھی مجہول الحال اور وہ
یہودی بھی۔ ایسی روایت جسکے راوی کفار و مجاہیل ہیں
ان لوگوں کے نزدیک قابل اعتنا نہیں ہو سکتی جو سفیان بن
[illegible] بن ہارون قیس بن ارطاۃ عمرو بن عون ابو نعیم وغیرہ
ہارون بن محمد وغیرہم کے منقولات سے بحث کرتے ہوں
تیسرے تو بھی گمنام ہے تیرا غلام بھی اور وہ یہودی بھی
سند اس قول کی بالکل ضعیف ہے۔ تیسرے یہ
کہ جب تک شاہدین عادلین (دو عادل گواہ)
یہ گواہی نہ دیں کہ اس برتن میں جو رقیق مادہ بھرا ہے
وہ فی الحقیقت شراب ہے تیری بک بک ہذیان سے
زیادہ وقعت نہیں رکھتی۔ کوئی گدھا ہی ہوگا
جو تیرے قول کو قبول کرے گا۔

کچھ ایسی ہی دلیلیں ہیں جن کی بنا پر ہمارے
مولوی ابو الکلام صاحب نصاریٰ کے متعلقہ
شریف حسین کے اقوال کو تسلیم نہیں کرتے وہ
کہتا ہے کہ ابن سعود ہالی ہے خبر لو طائف سے
مدینہ کچھ دور نہیں اگر اس کو شکن فرقہ نے آنگلے
دانش کی طرح جنچیدہ قبرستان یا خدا نخواستہ مزار مطہر
نبوی پر حملہ کیا تو بری ہوگی۔ ابھی حضرت ابن عباس
کی قبر ہی تباہ ہوئی ہے اور چند قصبات میں قتل عام
ہوا ہے۔ مگر ہمارے ابو الکلام صاحب فرماتے ہیں
"بوہراد آئی اور گھر بیٹھے آئی۔ عرب کا درخشاں
مستقبل بہت قریب ہے۔ ہم نے ثقات و عدول
راویوں سے سنا ہے کہ عرب میں خلافت راشدہ
کی طرح ایک جمہوریت ابن سعود کے ہاتھوں قائم
ہوگی ابن سعود پکا دیندار مسلمان ہے جو خبریں
اسکے دشمن شریف نے اڑائی ہیں۔ وہ نصرانی اور
اسکے غلام کی روایت سے زیادہ وقعت نہیں
رکھتیں ؎

باطل است آنچہ مدعی گوید

ان جاءکم فاسق بنبا الخ (اگر کوئی خبر کسی
بدکار سے ملے تو اسے جانچو) ہمارے پاس فرشتہ
آئے اور کان میں کہہ گئے کہ اللہ نے چاہا تو
سب اچھا ہی اچھا ہوگا ادھر دیکھو خوشوقتی ادھر
دیکھو خوشوقتی۔ سب ہرا ہی ہرا ہے۔ خبردار شریف
فاسق کی بات نہ سننا۔

حضرت کو بالکل خیال نہیں کہ فرقہ وہابیہ کو
تمام دیگر فرق اسلامیہ مسلمان جانتے اور مانتے
ہیں لیکن خود یہ فرقہ دیگر تمام اسلامی فرقوں کو
خواہ سنی ہوں یا شیعہ بدعتی اور مشرک کے لقب
سے یاد کرتا ہے اور انکا خون بہانا اسکے نزدیک
واجب ہے ڈیڑھ سو برس قبل جو کچھ اسکی شمشیر نے
صفحہ ارض پر گلکاری کی تھی ابھی تک اس سے
چھینٹے چھینٹے خون کی بھبک آتی ہے۔ سال گزشتہ
یا پیوستہ میں بارہ ہزار عرب حاجی اس فرقہ نے
تلوار کے گھاٹ اتارے ان بارہ ہزار میں صرف
دو تین ضعیف راوی باقی بچے تھے ورنہ خبر بھی
معلوم نہ ہوتی کہ حاجیوں پر کیا گزری۔

اگر ابن سعود کے نام سے کوئی چندہ جمع کرنا مقصود
ہے تو ہم منع نہیں کرتے "مرضی مولیٰ از ہمہ اولیٰ"
مگر خود ہی خواب دیکھنا اور خود ہی تعبیر دے کے لوگوں
کو تحقیق و تفتیش سے باز رکھنا بالکل خلاف مصلحت

ہمارے نزدیک تو عرب کے بڑے حصوں آگئے اور اہل
عرب (مسلمین) کی جانیں شریف حسین کے مظالم کو
چند روز میں بھول جائیں گی۔ حضرت (علیہ السلام) کے
یہ کلمات مجوزہ ہجرت سے بھی زیادہ لوگوں کو پریشانی
میں مبتلا کردیں گے۔

مولانا شفیع کے پیچھے یورپ کا سفر کرنے والے
تھے۔ معلوم نہیں کیوں تشریف نہ لے گئے۔ خالی بیٹھے
بیٹھے کب سے تھکے (شریف) کو دور فرماتے ہیں۔

سیاہ و سفید بال

(یہ کوئی تجارتی اشتہار نہیں)

سہارنپور، دہلی اور لکھنؤ کے فسادات سے ایک تجربہ ہوا کہ جب ہلچل ہوتا ہے تو ہندو رعایا مسلمان حاکموں پر طرفداری کا الزام لگاتی ہے اور مسلمان رعایا ہندو حاکموں کی شکایت کرتی ہے۔ ممکن ہے کہ ان شکایات میں بیجا رعیت بھی ہو مگر کسی مسلمان حاکم کو ہندوؤں کے گرفتار کرنے میں بیجا [illegible] کا تعصب انگلی دکھاتے یا ہندو حاکم مسلمانوں کے درپے آزار ہو خدانخواستہ اگر ایسا تھا تو ہندوستان کا حال اُس شخص کا سا ہوگا جس کی دو بیویاں تھیں ایک بڑھیا دوسری جوان سلامتی سے حضرت کے بال کھچڑی تھے جب جوان بی بی کے گھر جاتے تو وہ سفید بالوں کو سوچنے سے چن ڈالتی اور بوڑھیا کے یہاں قیام فرماتے تو وہ سیاہ بال باقی نہ رکھتی چند روز میں چہرہ اور سر بالکل صاف ہو گیا نہ سیاہ بال رہے نہ سفید۔ چلئے خضاب اور [illegible] دونوں سے فراغت کنگھی کی الجھن بھی دور نکل گئی۔ چندیا نورانی۔

بلوے اور فساد کا یہ عالم ہے کہ ہر ہفتے کوئی نہ کوئی نئی اندیشناک خبر سنی جاتی ہے اور اسکے بعد کسی نہ کسی ہندو یا مسلمان حاکم کی شکایت بھی ایسی حالت میں خدا ہی نے کہا ہے کہ آبادی کا بڑا حصہ جیل کی ہوا کھاتا ہوگا سیاہ بال بھی غائب۔ سفید بال بھی صفاچٹ۔ نہ ہندو رعایا موجود نہ مسلمان رعایا۔ ہاں لیڈر اور حاکم رہ جائیں گے جو لوگ لیڈر بنے پھرتے ہیں ان لوگوں نے ظل اللہ (سایہ خدا) بنا رکھا ہے کسی اخبار نویس کو ان کی شکست دراست اور غلط کاری پر نکتہ چینی کی جرات اس وجہ سے نہیں ہوتی کہ ادھر نکتہ چینی کی ادھر عوام میں [illegible] نہ رہیں گے پرچہ کی زندگی جو کھٹائی میں پڑ جائے گی مگر شکر ہے کہ پبلک ہی ان کالے لوگوں کے سفید بال نوچ رہی ہے اگر پبلک نے بھی سوچا سمجھا [illegible] تو پیچھے [illegible] ہوتی حالانکہ اس جدال و قتال میں مقتدایان قوم کی غلط کاری جزو اعظم ہے مگر حضرت ظل اللہ کی خدمت میں گستاخی کرے یہ کس کی مجال ہے۔ رسول اللہ کے جسم اطہر کی طرح اللہ میاں کا سایہ بھی نہ تھا ورنہ یار لوگ تجویز کرتے تو اچھا تھا۔ مولانا صاحب قاضی صاحب مفتی صاحب پہلے سے بھی [illegible] ہیں اب اللہ ہی [illegible] کہ جب جیل خانہ میں غریب مقلد ٹھونسے جاتے ہیں تو پیچھے پھر کے دیکھنے پر مولانا نظر آتے ہیں نہ مولوی بلکہ اپنا سایہ بھی ساتھ چھوڑ دیتا ہے قبول شاہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

اگر ایسے لیڈر اخبار نویسوں کے ممدوح رہے تو سمجھ لیجئے کہ ظل اللہیت سے ہمیشہ سابقہ رہے گا [illegible] چھوڑے گا۔ کوئی صاحب کسی بڑے آدمی کی نسبت کچھ خامہ فرسائی کرتے بھی ہیں تو ادنیٰ التفات کے ساتھ ہی اس گناہ سے توبہ کرلیتے ہیں چنانچہ بغداد میں ایک قاضی صاحب تھے انھوں نے کسی مسلمان کو اس جرم پر زندہ جلا دینے کا حکم دیا کہ اس نے مسلمانوں کے قبرستان میں اپنے جانے بیٹے کو دفن کر دیا۔ جب لوگ مجرم کو جلانے لے چلے تو اس نے پیادوں سے کہا کہ ذرا سی ٹھہر جاؤ مجھے قاضی صاحب سے کچھ عرض کرنا ہے۔ سپاہیوں نے قاضی صاحب سے اجازت لے کے دوبارہ سامنے حاضر کیا انھوں نے قاضی صاحب کو دعا دی اور [illegible] کہنے لگے کہ خداوند جب یہ غریب وفادار مرنے لگا تو میں نے اس سے کہا کہ اب تو تم سدھارتے ہو کچھ وصیت کرتے جاؤ میرے پاس تو جانتے ہو کہ بکریوں کے سوا کچھ اور نہیں ہے اگر کسی بات کی آرزو یا بکری تحفہ تم دینا چاہتے ہو تو کہدو اس غریب مرتیا تو بھی کیسا حق شناس تھا مرتے وقت حضور کے دولت کدہ کی طرف اشارہ کیا اور دو مرتبہ آواز [illegible] جا۔ تو حضور وہ شخص نہیں چاہتا کہ مرنے والے کی وصیت ادا نہ کرے بس اتنا سنتے ہی یا تو قاضی صاحب نے مجرم کو زندہ جلا دینے کا حکم دیا تھا یا [illegible] آنسوؤں کے [illegible] غلطاں پیچاں داڑھی میں [illegible] فرمایا ہائے مرحوم نہایت خدا ترس تھا۔ کچھ یہ بھی معلوم ہوا کہ کس بیماری میں انتقال کیا۔ خیر تو پھر تم اپنے گھر جاؤ اور وصیت پر عمل کرو۔ خبردار بھول نہ جانا۔ [illegible] ان لوگوں پر جو اپنے اعزہ کی وصیت [illegible] نہیں کرتے۔ [illegible] کروٹ کروٹ جنت نصیب [illegible] قاضی [illegible] شریعت و حکمت و سیاست کے [illegible] اچھا [illegible] سے۔

[illegible] حکام کی روش بھی [illegible] عقل و ہدایت کی [illegible] تحقیق اصلاح بھی [illegible] ترجیح دی ہے۔ [illegible] پرست اخبار نویس اور چند مرشد [illegible] والے [illegible] وہ ہم سے کچھ کم نہیں ہیں۔ [illegible] سمجھتے ہیں کیسی ہوشیاری سے خفیہ پولیس متعین ہوتی ہے [illegible] شناخت کر لیجئے مسلمان ہوں یا ہندو حکام خوب جانتے ہیں کہ [illegible] کون کون صاحب [illegible] خدا سلامت رکھے خفیہ پولیس کو لوگوں کے پیٹ کے [illegible] وقت نہ ہوگی۔ [illegible] پتہ لگا جاتی ہوگی۔